جہاد بالسیف کے متعلق غلط نظریہ کی اصلاح

مسئلہ جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ کے نظریہ کی وضاحت گو بارہا کی جا چکی ہے۔ مگر ناواقفیت یا حق پوشی کی عادت سے مجبور ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ مخالف اخبارات ایسا رویہ اختیار کر لیتے ہیں۔ جو دیانتدارانہ تنقید کے صریح منافی ہوتا ہے چنانچہ حال میں احرار کے آرگن "زمزم" لاہور نے اس مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے عقیدہ کو مورد اعتراض قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:-

"اگر آج ہم سے کوئی سوال کرے کہ جہاد کا کیا حکم ہے۔ تو ہم یہی جواب دیں گے کہ وہ مسلمانوں پر فرض ہے۔ مگر اس جواب کا مطلب یہ نہ ہوگا۔ کہ اسی وقت تمام مسلمانوں کو تلوار لے کر میدان میں نکل آنا چاہیئے۔ بلکہ مطلب یہ ہوگا۔ کہ جب کبھی اسلام پر حملہ ہو مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی جان خدا کی راہ میں قربان کر دے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہنے لگے۔ کہ اگر اس وقت جہاد کا موقعہ نہیں۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جہاد حرام ہے۔ یا منسوخ ہے۔ تو آپ ایسے مجتہد کے متعلق کیا کہیں گے کیا کبھی کسی امر کے التوا پر بھی لفظ حرام یا منسوخ بولا جا سکتا ہے!"

اس کے بعد لکھا ہے "ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اگر مرزا صاحب نے یہی فرمایا تھا۔ کہ جہاد بالسیف چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ تو اس شروط جہاد کو کس لئے اور زبان میں حرام قرار دیا جا سکتا ہے"

گویا "زمزم" کا رُو سے اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر پر ہے کہ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اور وہ دریافت کرتا ہے۔ کہ اگر شرائط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے موجودہ زمانہ میں جہاد بالسیف جائز نہ تھا۔ تو اس کے لئے حرام کا لفظ کیوں استعمال کیا گیا:-

حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ اعتراض مسئلہ جہاد کے باب میں اسلامی تعلیم کو پورے طور پر نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ اسلام نے جہاد بالسیف کو ایسا فریضہ قرار نہیں دیا جس پر دائمی طور پر مسلمانوں کے لئے عمل کرنا ضروری ہو۔ بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ کہ الجہاد ماض الیٰ یوم القیامۃ۔ جہاد قیامت تک جاری ہے لیکن آپ کا یہ ارشاد جہاد بالسیف کے متعلق نہیں بلکہ مطلق جہاد کے متعلق ہے۔ خواہ وہ جہاد قلم سے ہو۔ خواہ دعاؤں سے۔ خواہ تزکیہ نفس سے۔ خواہ خدمت اسلام سے۔ خواہ قرآنی علوم کی اشاعت سے۔ خواہ کفار کے حملہ کے دفاع کی صورت میں۔ بہرحال جہاد قیامت تک جاری ہے اور ایک لمحہ کے لئے بھی کسی سچے مسلمان کی نگاہ سے اوجھل نہیں ہو سکتا۔ مگر جہاد بالسیف بالکل اور ہے۔ وہ وقتی اور عارضی جہاد ہے۔ جو مخصوص حالات میں جائز ہوتا ہے۔ اور جب وہ خاص حالات نہ ہوں تو اسے اختیار کرنا بالکل حرام ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب چاروں طرف امن ہو جب اسلام کو مٹانے کے لئے مخالف قوتیں تلوار سے کام نہ لے رہی ہوں۔ اور جب جبر اور اکراہ کا دور دورہ نہ ہو۔ تو اس حالت میں تلوار اٹھانا قتل عمد کا مرتکب ہونا ہوتا ہے۔ اور یقیناً ایسے حالات میں یہ فعل حرام ہوتا ہے۔

پس چونکہ جہاد بالسیف خاص حالات میں جائز اور ان حالات کے نہ ہونے پر ناجائز ہوتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موجودہ زمانہ کے حالات کے ماتحت اس کے لئے حرام کا لفظ استعمال فرمایا۔ اور تحفہ گولڑویہ میں اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا:-

وجوہ الجہاد معدومۃ فی ھذا الزمن وھذہ البلاد۔ فالیوم حرام علی المسلمین ان یحاربوا للدین۔ وان یقتلوا من کفر بالشرع المتین فان اللہ صرح حرمۃ الجہاد عند زمن الامن والعافیۃ (صفحہ ۳۲ طبع اول)

یعنی چونکہ موجودہ زمانہ اور ان ممالک میں جہاد کی وجوہ معدوم ہیں۔ اس لئے مسلمانوں پر حرام ہے۔ کہ وہ دین کے لئے جنگ کریں۔ اور ان لوگوں کو قتل کریں۔ جو شرع متین کا انکار کرنے والے ہوں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اس امر کی صراحت کر دی ہے۔ کہ امن و عافیت کے زمانہ میں جہاد حرام ہوتا ہے:-

بہرحال یہ فتویٰ اسی وقت تک ہے۔ جب تک موجودہ حالات قائم رہیں اسی لئے ایک اور شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے لئے "التوا" کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

پھر فرماتے ہیں

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بار بار حضور نے "اب" کا لفظ استعمال کرکے بتایا ہے۔ کہ چونکہ موجودہ دور امن وعافیت کا ہے۔ اور جبری طور پر اسلام کو مٹانے کی کوششیں نہیں کی جا رہیں۔ اس لئے اب دین کے لئے جنگ کرنا حرام ہے۔ لیکن اگر یہ حالات بدل جائیں تو لازماً اس وقت جہاد بالسیف میں حصہ لینا بھی ضروری ہو جائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے۔ اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے۔ کہ اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں۔ مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دینِ متین اسلام کی خوبیاں دُنیا میں پھیلائیں۔ آنحضرت صلعم کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے۔ جب تک خدا تعالےٰ کوئی دوسری صورت دُنیا میں ظاہر کرے۔" (رسالہ درود شریف صفحہ ۶۶)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا موجودہ زمانہ کے حالات کے ماتحت جہاد بالسیف کے لئے حرام کا لفظ استعمال کرنا ہی ضروری تھا۔ بالخصوص اس لئے کہ عام طور پر مسلمان ہر کافر و مشرک کا گلا کاٹ دینے کا نام جہاد رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ مسیح اور مہدی آکر تمام مسلمانوں کو تلوار کے ذریعہ موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اور یہ ان کا اسلام کے لئے جہاد ہو گا:

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ شہادت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت گو پہلے سے اچھی ہے۔ مگر ابھی نقاہت بہت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد ضعف اور حرارت کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے۔

خانصاحب منشی برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال چند یوم کے لئے اپنے وطن جا رہے ہیں:

قادیان میں چند معزز مہمانوں کی تشریف آوری

قادیان ۲۴ اپریل سنہ آج صبح جناب نیاز محمد خان صاحب آئی۔ سی۔ ایس بذریعہ کار قادیان تشریف لائے۔ اور آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی معیت میں مرکزی ادارے دیکھے۔ آپ نے جناب چودھری صاحب کے ہاں ہی قیام کیا۔ اور پچھلے پہر بذریعہ کار واپس تشریف لے گئے۔ آپ موضع دیال پور متصل کلانور ضلع گورداسپور کے رہنے والے ہیں۔

ان کے علاوہ مسٹر محمد یوسف صاحب ایجنٹ ناردرن انڈیا باٹا شو کمپنی دہلی معہ مسٹر جانڈا منیجر باٹا شو کمپنی لاہور بذریعہ کار صبح تشریف لائے۔ اور یہاں کے انڈسٹریل اداروں کو دیکھا اور بہت خوش ہوئے۔ ان مہمانوں نے بھی آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ہاں دوپہر کا کھانا کھایا۔ اور پچھلے پہر لاہور واپس چلے گئے۔

قابلِ توجہ موصیان حصہ آمد

۳۰ ماہ شہادت کو صدر انجمن کا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ تمام بقایا داران کو چاہیئے۔ کہ ۳۰ تاریخ سے قبل اپنا بقایا ادا فرما دیں۔ ورنہ قاعدہ یہ ہے کہ جس موصی کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ بقایا ہو۔ اس کی وصیت منسوخ کرنے کا مجلس کارپرداز کو پورا اختیار ہے۔ جس کے ذمہ بقایا چھ ماہ سے زیادہ کا ہو گا۔ اسکی وصیت منسوخ کر دی جائے گی۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب سال رواں یعنی ۱۳۱۹ ہجری شمسی مطابق سنہ ۱۹۴۰ء عیسوی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے:

نمبر شمار	نام	ضلع
۹۰۷	رشیدہ بیگم صاحبہ	شیخوپورہ
۹۰۸	دین محمد صاحب	گورداسپور
۹۰۹	ثناء اللہ صاحب	گورداسپور
۹۱۰	شیخ فقیر الدین صاحب	یوپی اڑیسہ
۹۱۱	مستری محمد حسن صاحب	امرتسر
۹۱۲	محمد نسیم صاحب	نئی دہلی
۹۱۳	شہزادی بیگم صاحبہ	مردان
۹۱۴	غلام محمد صاحب	گورداسپور
۹۱۵	محمد اقبال صاحب	"
۹۱۶	شیخ دلاور خانصاحب	مین پور
۹۱۷	غلام رسول صاحب	کوہاٹ
۹۱۸	سید پیر احمد سعید شاہ صاحب	ریاست بہاولپور
۹۱۹	نذیر احمد صاحب	کراچی سندھ
۹۲۰	غلام فاطمہ صاحبہ	"
۹۲۱	محمد سلیم صاحب	"
۹۲۲	شمشاد بانو صاحبہ	"
۹۲۳	بلقیس بانو صاحبہ	"
۹۲۴	شیر افضل خانصاحب	بوگرہ بنگال
۹۲۵	سردار خانصاحب	پشاور
۹۲۶	رحمان صاحب	سرگودہا
۹۲۷	محمد بخش صاحب	"
۹۲۸	دل محمد صاحب	"
۹۲۹	سید محمد خانصاحب	پونچھ
۹۳۰	محمد یعقوب خانصاحب	مظفر آباد کشمیر
۹۳۱	قیصرہ بیگم صاحبہ	جہلم
۹۳۲	برکت اللہ خانصاحب	کٹک
۹۳۳	اہلیہ " " "	"
۹۳۴	حکیم محمد بوٹے صاحب	فیروزپور
۹۳۵	محمد بخش صاحب	گورداسپور
۹۳۶	عبد اللہ صاحب	"
۹۳۷	عبد الغنی صاحب	"
۹۳۸	عنایت اللہ صاحب اعجاز	"
۹۳۹	طفیل محمد صاحب	ہوشیارپور
۹۴۰	حرمت بی بی صاحبہ	گورداسپور
۹۴۱	اللہ رکھی صاحبہ	"

نمبر شمار	نام	ضلع
۹۴۲	نبی بخش صاحب	گورداسپور
۹۴۳	چراغ دین صاحب	"
۹۴۴	نواب بی بی صاحبہ	"
۹۴۵	محمد قمر عالم صاحب	بارہ بنکی
۹۴۶	سید حسن صاحب	دربھنگہ
۹۴۷	بسم اللہ بی صاحبہ	"
۹۴۸	سید معصوم علی صاحب	"
۹۴۹	ظہیر النساء بیگم صاحبہ	"
۹۵۰	صغیر النساء بیگم صاحبہ	"
۹۵۱	کریم النساء بیگم صاحبہ	"
۹۵۲	رحیم النساء بیگم صاحبہ	"
۹۵۳	E. D. Mohd Madar	S. India
۹۵۴	برکت اللہ صاحب معہ اہلیہ و ایک لڑکا	کٹک
۹۵۵	عبد الحق صاحب معہ اہلیہ و دو بچے	"
۹۵۶	عبد الوہاب صاحب معہ اہلیہ و دو بچے	"
۹۵۷	یٰسین خانصاحب	"
۹۵۸	ضمیر الدین خانصاحب معہ دو لڑکے و ایک بھتیجا	"
۹۵۹	سیدہ غلام فاطمہ صاحبہ	لاہور
۹۶۰	رشیدہ صاحبہ	گورداسپور
۹۶۱	مجیدن صاحبہ	"
۹۶۲	عزیز بی بی صاحبہ	"
۹۶۳	ریشم بی بی صاحبہ	"
۹۶۴	محمد زمان صاحب	ریاسی (جموں)
۹۶۵	شیخ جان محمد صاحب	کپورتھلہ
۹۶۶	عطاء اللہ صاحب معہ خاندان	گوجرانوالہ
۹۶۷	غلام رسول صاحب	سیالکوٹ
۹۶۸	طیبہ صاحبہ	نابھہ
۹۶۹	آمنہ خاتون	[illegible]
۹۷۰	شیخ عبد القدیر صاحب	"

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری بیعت پر مولوی محمد علی صاحب کا بڑھتا ہوا غیظ و غضب

اور

اس پر میری آخری گزارش

از جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب رئیس - پشاور

مکرمی مولوی صاحب - السلام علیکم -

میں نے اپنی بیعت خلافت کے بعد اور آپ کے اعتراضات کے طبع ہونے سے پہلے اپنی بیعت کی توجیہہ خود ہی پیش کر دی تھی اور یہ توجیہ ہر ایسے انسان کے لئے کافی تھی جس کے دل میں بغض و کینہ نہ ہو۔ اور وہ حق کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو مگر آپ نے میری پیش کردہ توجیہہ کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ہر مضمون میں جس کا آپ نے غیظ و غضب میں آ کر ایک سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ اس سوال کو دوہرایا ہے۔ کہ میری بیعت کی وجوہات کیا ہیں۔ گویا میں نے اس بارہ میں کچھ عرض ہی نہیں کیا۔ یہ تجاہل عارفانہ از حد قابل افسوس ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ اب آپ اپنے اس قصور سے بھی انکاری ہو رہے ہیں جس کا آپ نے بیعت خلافت اولیٰ کے وقت ارتکاب کیا تھا۔ حالانکہ بیعت خلافت کے بعد جب آپ کی آنکھیں کھلیں۔ تو آپ نے اپنے قصور کا صراحتاً اقرار کیا تھا۔ اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اب بھی آپ دل میں اپنے قصور کے اقراری ہوں گے۔ مگر برملا اظہار کی جرأت نہیں رکھتے :-

خلاف واقعہ اظہار

واقعات یہ ہیں۔ کہ آپ نے۔ اور آپ کے رفقاء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ کے ارکان کی حیثیت میں بیعت خلافت کا فیصلہ کیا۔ اور یہ فیصلہ ان اختیارات کی رُو سے جو خود آپ کے اپنے معتقدات کے مطابق الوصیت میں آپ کو دیئے گئے تھے۔ نافذ ہو گیا۔ اس معاملہ میں آپ کا اور آپ کے ہم خیال رفقا کا قصور یہ تھا کہ آپ نے انجمن کو حضرت مسیح موعود کا جانشین یقین کرنے کے باوجود نہ صرف خود خلافت کو قائم کیا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بلکہ جماعت میں بھی بیعت خلافت کی تحریک کی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس بات کا تاکیدی اعلان کیا۔ کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خلافت اور آپ کی بیعت "الوصیت" کے منشاء کے مطابق ہے حالانکہ آپ کے معتقدات کی رُو سے یہ بات سراسر غلط تھی۔ اس طرح آپ نے ایک خلاف واقعہ بات پیش کر کے پبلک کو دھوکا دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت میں تفرقہ کی بنیاد قائم ہو گئی۔ اور اس نتیجہ کی ذمہ واری صرف آپ پر اور آپ کے رفقاء پر ہے :-

مشیت الٰہی کا اجرا

یہ امر بالکل واضح ہے۔ کہ آپ کا عقیدہ یہ نہیں تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر بیعت خلافت الوصیت کے مطابق ہوئی ہے۔ مگر باوجود اس کے آپ نے اسے مطابق الوصیت قرار دیا۔ اور بیعت خلافت کو ضروری جانا۔ اور یہ فعل صرف ایک آدمی سے سرزد نہیں ہوا۔ بلکہ بیک وقت انجمن کے اٹھ ارکان اس کے مرتکب ہوئے۔ اس غیر معمولی حادثہ کی کوئی اور وجہ قرار نہیں دی جا سکتی۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی مشیت کے اجراء کے لئے یہ فیصلہ ارکان انجمن کے ہاتھ سے کرایا۔ اور یہی وہ کرشمہ قدرت ہے جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلا رہا ہوں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آپ قدرت الٰہی کے اس کرشمہ کو دیکھنے کے لئے تیار نہیں :-

دو سادہ اور صاف الفاظ پر بے جا برافروختگی

آپ نے میرے جوابی مضمون سے دو الفاظ انتخاب کر کے ان کو دشنام قرار دیا ہے۔ یعنی **تلبیس اور تلخ گوئی کا نگلنا۔** افسوس ہے کہ امارت کے تصور نے آپ کا دماغ ایسا اونچا کر دیا ہے۔ کہ یہ دو لفظ بھی جو ایک سادہ اور صاف حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ آپ کی نظر میں دشنام بن گئے ہیں۔ اگر اظہار حقیقت پر آپ نے اس طرح سے برافروختہ ہونا تھا۔ تو آپ کو اس بات کی کیا ضرورت ہے۔ کہ دو چار کے رطب و یابس جمع کر کے میرے ایک ذاتی فعل پر جس کی ذمہ واری خود مجھ پر ہے ایک ہی قسم کے ملبسانہ سوالات بار بار دہراتے چلے جائیں۔

امت محمدیہ میں خلافت کا سلسلہ

آپ کا ایک سوال یہ ہے۔ کہ قرآن مجید اور حدیث سے اس بات کو ثابت کیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی خلافت کا سلسلہ چلے گا۔ اور یہ کہ اس خلافت کو ماننا ضروری ہے۔ میں اس سوال کا جواب دے چکا ہوں۔ مگر اب دوبارہ کسی قدر وضاحت سے عرض کرتا ہوں آپ جانتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ساتھ خلافت کا صریح وعدہ فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (سورہ نور) اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں میں خلافت کا سلسلہ قائم ہوگا۔ اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ مگر کئی لوگ اس کا انکار کر کے فاسقوں میں داخل ہو جائیں گے۔ چنانچہ اسلام کے ہر زمانہ میں خلافت کا سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں چلا آیا ہے۔ اور ہر زمانہ میں اس کے منکر بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں آپ اور آپ کی انجمن اسی زمرہ میں داخل ہیں۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ غیر مسلم حکومت کے ماتحت خلافت اسلامی کا سلسلہ کس طرح قائم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ اعتراض درست ہے تو جو امارت آپ نے بنا رکھی ہے وہ بھی قائم نہیں رہ سکتی کیونکہ امارت اور خلافت فی الحقیقت مترادف ہیں اور ہر دو کی بنیاد ایک ہی اصل پر ہے۔ اور آپ یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجمن کا انتظام قائم کر کے قرآنی وعدہ کو منسوخ کر دیا ہے کیونکہ اول تو یہ ناممکن ہے۔ اور دوسرے یہ واقعات کے بھی خلاف ہے۔

ایک خاص بات

مکرم مولوی صاحب! اگر آپ کے اندر رشد کا کچھ حصہ باقی ہے۔ تو میں آپ کو ایک خاص بات بتاتا ہوں۔ وہ یہ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وفات کے متعلق الہام ہونے شروع ہوئے۔ تو آپ کو طبعاً اپنی حدیث العہد جماعت کے متعلق فکر دامنگیر ہوا۔ آپ نے سوچا۔ کہ اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح اسے خدا پر توکل کرتے ہوئے چھوڑ دوں کہ جماعت خود باہم مشورہ سے میرے بعد فیصلہ کر لے تو جماعت کی کثرت لازماً آپ کے بڑے فرزند حضرت صاحبزادہ صاحب کو منتخب کرے گی اور ان کی کم عمری کی وجہ سے ایک شبہ ہے جو اس غلو کو بہانہ بنا سکتا ہے فتنہ پیدا ہونے کا احتمال ہے اور اگر میں خود کسی کو مقرر کر دوں۔ تو اس قابلیت کا انسان سوائے حضرت مولوی نورالدین صاحب کے اور کوئی نہیں مگر ان کے متعلق بھی بعض نئی روشنی کے دلدادگان کو اعتراض ہو سکتا ہے اسواسطے آپ نے اپنے اجتہاد سے ایک دس ارکان والی انجمن تجویز کی اور وقتی طور پر سلسلہ کا کام ان کے سپرد کر دیا اور یہ انتظام حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہی شروع ہو گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جس کی تقدیر میں کچھ اور لکھا تھا۔ اس انتظام کو جو اگرچہ عارضی تھا پسند نہ کیا۔ اور انجمن کے معرض وجود میں آتے ہی اپنے مسیح کو اس کی ناکامی کی خبر دیدی۔ اور اس ناکامی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کو اس طرح جاری فرمایا۔ کہ انجمن کے ارکان پر گویا خواب کی حالت مسلط کر کے خود انہی کے ہاتھ سے منہاج رسالت کے مطابق خلافت کا اجرا کرا دیا۔ اور خدا کی قدیم سنت کے مطابق خلافت شوریٰ کے ذریعہ قائم ہو گئی۔ اس طرح جو کچھ حضرت مسیح موعودؑ نے سوچا تھا اور جو ارادہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ وہ دونوں عجیب و غریب رنگ میں وقوع پذیر ہو گئے۔ اور حضرت مولانا نورالدین صاحب کی خلافت کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا۔ کہ حضرت میاں صاحب کی عمر جن کی طرف اکثر جماعت کا میلان تھا۔ ۲۵ سال کو پہنچ گئی۔ اور کم عمری کا اعتراض بھی دور ہو گیا :-

بے سمجھی کا اعتراض

یہاں پر آپ نے پھر ایک عامیانہ سوال پیدا کیا ہے کہ جب انکار ذریعہ مشیت الٰہی کا امضا ہوا۔ تو پھر عاصی کیونکر ہوئے یہ اعتراض سخت بے سمجھی کا اعتراض ہے مشیت الٰہی کے اجرا کا آلہ بننا صرف اسی صورت میں موجب ثواب ہو سکتا ہے کہ انسان علی وجہ البصیرت ثواب کی نیت سے کوئی نیکی کا کام کرے۔ ورنہ جو لوگ اپنی لاعلمی میں اللہ تعالیٰ کی کسی مشیت کا امضا کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان کی نیت۔ اپنے اس فعل سے یہ نہیں ہوتی۔ کہ وہ مشیت الٰہی کا امضاء کر رہے ہیں۔ وہ ہرگز ثواب کے مستحق نہیں سمجھے جا سکتے۔ کیونکہ ثواب نیت پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انما الاعمال بالنیات ولکل امرءٍ ما نوی۔ جنگ بدر میں اسلام اور کفر ہر دو کے لشکر الٰہی مشیت کے اجراء کا آلہ بنے۔ مگر ایک کی نیت جہاد فی سبیل اللہ تھی۔ اور دوسرا فی سبیل الشیطٰن لڑ رہا تھا۔ پس باوجود اس کے کہ ہر دو مشیت الٰہی کا امضاء کر رہے تھے۔ ایک نے اعلیٰ درجہ کا ثواب کمایا۔ اور دوسرا اسی فعل کی وجہ سے خدائی غضب کا نشانہ بنا۔ اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے علاتی بھائی مشیت الٰہی کے امضاء کا آلہ بنے۔ کیونکہ ان کے ذریعہ خدا کی یہ تقدیر پوری ہوئی۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام وطن سے بے وطن ہو کر قید میں پڑے۔ اور ایک لمبے عرصہ کے لئے اپنے عزیزوں کی نظر سے اوجھل ہو گئے۔ مگر اس کے بعد گویا خاک میں سے اٹھ کر ترقی کے آسمان تک جا پہنچے۔ اور اسی عروج کی حالت میں اپنے عزیزوں کی طرف واپس لوٹے پس مشیت الٰہی کے امضاء میں یقیناً برادران یوسف کا ہاتھ تھا۔ اسی طرح بابلیوں نے یہودیوں پر جو حملہ کیا تھا۔ گو وہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق اور اس کی مشیت کے امضاء کی خاطر تھا۔ لیکن ان کی نیت میں مشیت الٰہی کا اجرا نہیں تھا۔ بلکہ ان کا حملہ اپنے مجوزہ مقصد کے لئے تھا۔ ان مثالوں سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ محض مشیت الٰہی کے امضاء کا آلہ بننا آپ کو گناہ گار اور عاصی ہونے سے نہیں بچا سکتا۔

ہمت ہے تو خلافت کی نفی کا ثبوت دیں

یہاں پر آپ کی ایک اور بات کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔ وہ یہ کہ آپ نے پھر تلبیس کا طریق اختیار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سلسلہ خلافت کے اجرا کا اثبات میرے ذمہ ہے۔ حالانکہ اصل صورت اس طرح ہے۔ کہ خلافت کے اجرا کا ثبوت میرے ذمہ نہیں۔ بلکہ خلافت کی نفی کا ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ کیونکہ آپ ایک جاری شدہ چیز کو بلا وجہ بند کر رہے ہیں آپ میں اگر کچھ ہمت ہے تو نفی کا ثبوت دیں۔ آپ اب تک اس انجمن کو رو رہے ہیں۔ جس کی حکومت کا ذائقہ آپ نے دو سال اٹھایا تھا۔ پھر مشیت الٰہی کے ماتحت وہ اپنے بانی کے وصال کے ساتھ ہی ٹوٹ پھوٹ گئی۔ اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ آپ کی بنائی ہوئی انجمن کا کیا انجام ہو سکتا ہے۔ یقیناً آپ الٰہی تقدیر کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ اچھا نہیں۔

ملانوں کے سے سوالات

آپ نے خلافت کے اجراء کے متعلق چند ملانوں والے سوالات اٹھائے ہیں۔ حالانکہ سالہا سال مامور کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے آپ کی حیثیت اس سے بالا ہونی چاہیئے تھی۔ میں بتا چکا ہوں۔ کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے۔ کہ مستقل روحانی خلافت کا سلسلہ میرے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ اب کوئی روحانی خلیفہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بلکہ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ اب جو بھی ہو گا۔ حضرت مسیح موعود کے تابع ہو گا۔ اور آپ سے فیض پائے گا۔ گویا اگر ایک جہت سے خلافت کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ تو دوسری جہت سے وہ کھلا بھی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپ کو خاتم الخلفاء قرار دینے کے باوجود اپنی ذریت میں سے ایک مصلح کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ در اصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاتم الخلفاء ہونا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ آپ کا خاتم الاولیاء ہونا۔ جس کی تشریح آپ یوں فرماتے ہیں کہ لا ولی بعدی الا الذی ھو منی وعلیٰ عھدی۔ یہی اصل ختم خلافت پر چسپاں ہوتا ہے۔ کہ لا خلیفۃ بعدہ الا الذی ھو منہ وعلیٰ عھدہ یہ تو روحانی خلافت کا معاملہ ہے۔ باقی رہی سیاسی خلافت سو اس کے جاری ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ اور میاں نے اس کے متعلق کہیں نہ لکھا۔ کہ وہ بند ہو گئی ہے نہ بالواسطہ اور نہ بلاواسطہ۔ مگر آپ پھر بھی تلبیس سے کام لیتے ہوئے اپنا اعتراض دوہرائے چلے جاتے ہیں۔

میں یہ بھی افسوس کرتا ہوں۔ کہ آپ نے اپنا عندیہ ثابت کرنے کے لئے میری عبارت کے بعض حصوں کو قطع و برید کر کے نقل کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے شیخ غلام محمد صاحب مدعی مصلح موعود کے متعلق میری ایک ادھوری عبارت نقل کی ہے۔ اور دوسری متعلقہ عبارتوں کو چھوڑ گئے ہیں۔ اور اس سے آپ نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ میں شیخ غلام محمد کو روح القدس سے تائید یافتہ اور ماموریت اور مہدویت کے منصب پر فائز سمجھتا ہوں۔ آپ نے میری عبارت کو جو خطابی رنگ رکھتی تھی۔ اور زیادہ سے زیادہ حسن ظنی کے پہلو پر مبنی تھی نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ اعتراض کیا ہے۔ اگر آپ حسن نیت کے ساتھ میری پوری عبارت کو آگے پیچھے سے ملا کر غور سے پڑھیں۔ اور میری دوسری عبارتوں کو بھی دیکھیں۔ تو حقیقت واضح ہو جائے گی۔ مگر آپ کو حقیقت سے کیا غرض۔ آپ نے تو مجھے بے اعتماد ثابت کرنا ہے۔ اور اس غرض کے لئے یہ ایک عمدہ حربہ ہے کہ مجھے بھی کسی ایک دن کبھی کسی دوسرے کے قدموں پر گرنے والا قرار دیا جائے۔ اسی ضمن میں میں نے جو یہ لکھا تھا۔ کہ حضرت خلیفہ ثانی نے وہ کام کر دکھایا ہے جو مصلح موعود کے شایان شان ہے۔ اس پر بھی آپ نے حسب عادت فضول جیل و حجت کا طومار کھڑا کر دیا ہے۔ اور میری سادہ عبارت پر اپنی طرف سے حاشیہ آرائی کر کے اعتراضات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جو ایک مومن کی شان سے بعید ہے۔

پیری مریدی کا اعتراض

آپ نے جماعت قادیان کے خلاف پبلک میں اور خصوصاً اپنے فرقہ کے لوگوں میں نفرت پیدا کرنے کے لئے ایک اور تلبیس کا ارتکاب بھی کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ قادیان کی خلافت کو پیری مریدی کا سلسلہ قرار دیتے ہیں۔ گویا جس طرح ہندوستان میں بعض پیروں کی گدیاں ہیں۔ اسی طرح کی گدی قادیان میں بھی ہے۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں۔ کہ یہ الزام بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ حضرت خلیفہ ثانی نے بارہا اس امر کو ظاہر فرمایا ہے کہ میں جماعت کے مشورہ اور انتخاب سے سنت اللہ کے مطابق خلیفہ ہوا ہوں۔ گو میں مامور نہیں مگر خدا تعالیٰ نے مجھے خلیفہ برحق ہونے کی بشارت دی ہے۔ آپ کو اس قدر بھی علم نہیں کہ صحابہ کرام نے بھی خلفاء راشدین کی بیعت کی تھی۔ پس اگر وہاں پیری مریدی کا سلسلہ نہیں تھا تو یہاں کیسے بن گیا۔ پھر اس تلبیس کے ساتھ ہی آپ اپنی گراں فروش دکان کو رونق دینے کے لئے نہ صرف حضرت خلیفہ ثانی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ خاندان کو گمراہ قرار دینے اور ان کو بدنام کرنے کے لئے مختلف نوع کے حیلے اور بہانے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ آپ جیسا رشید مرید بھی کسی مرشد کو نہ ملا ہو گا۔ افسوس صد افسوس۔

مسئلہ تکفیر

مسئلہ تکفیر کے متعلق آپ نے حضرت خلیفہ ثانی کی بعض عبارتوں کو پیش کر کے حسب عادت پبلک کو اکسانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ آپ خلیفہ ثانی کا وہ خط جو خان بہادر ولادر خان صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے آپ کو بھیجا تھا ملاحظہ کر چکے ہیں۔ جس میں حضرت خلیفہ صاحب نے کفر غیر احمدیان کے مسئلہ کو حل کر دیا ہے اور صاف فرمایا ہے۔ کہ اس سے مراد کفر دون کفر ہے۔ اور یہ منشاء نہیں کہ غیر احمدی لوگ ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح اسلام سے نکل گئے ہیں۔ آپ اس خط کے مضمون کا اظہار اس لئے نہیں کرتے۔ کہ ایسا کرنا آپ کے اغراض کے سخت مضر ہے آپ کو لکھا بھی گیا تھا۔ کہ آپ اس خط کو چھاپ دیں۔ مگر آپ نے ایسا کرنے سے انکار کرتے ہوئے خط واپس کر دیا۔ پھر آپ نے ملانوں کی طرح یہ حجت نکالی ہے کہ گویا کفر کے مسئلہ کی لپیٹ میں آ کر حضرت خلیفہ صاحب خود کافر بن جاتے ہیں۔ یہ آپکی سراسر دھوکا دہی ہے اور اگر دھوکہ دہی نہیں تو پھر جہالت ہے میں عرض کر چکا ہوں کہ آپ شیعوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور شیعہ خلفاء ثلاثہ کو جو یقینی مومن تھے کافر سمجھتے ہیں۔ اب اگر ایک مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ تو شیعہ کافر ہوئے۔ اور جب آپ انکو مسلمان کہتے ہیں۔ تو اس اصل کے مطابق کہ ایک کافر کو مسلمان کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔ آپ خود بھی اس کفر کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس آپ دوسروں پر اعتراض کرنے کی بجائے خود اپنی فکر کریں۔ اس یہ طریقہ اچھا ہے کہ آپ اپنی بیعت کو تو جائز قرار دیتے ہیں اور حضرت خلیفہ صاحب کی بات پر معترض ہیں تلك اذا قسمة ضیزی۔

جدید دین بنانے کا جھوٹا الزام

پھر آپ نے ایک اور یہ جرم یہ گرایا ہے۔ کہ یہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ حضرت خلیفہ صاحب ایک جدید دین بنا رہے ہیں مگر آپ اس الزام کے ثبوت میں جو باتیں بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں۔ جو آپ کے اس باطل دعویٰ کو ثابت کرتی ہو۔ دراصل حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ سوال مسائل کا نہیں۔ بلکہ آپ حضرت خلیفہ صاحب کی ذات کے دشمن ہیں۔ جس کی ایک بیّن اور واضح دلیل یہ ہے۔ کہ ایسے لوگ جو عقائد میں تو حضرت خلیفہ صاحب کے ساتھ ہیں۔ مگر وہ کسی وجہ سے ان کی ذات سے مخالفت رکھتے ہیں۔ آپ ہمیشہ ایسے لوگوں کو پناہ دینے اور ان کے نصیر بن جاتے ہیں۔ حالانکہ عقائد کے لحاظ سے یہ لوگ آپ سے ویسے ہی دور ہوتے ہیں۔ جیسے کہ حضرت خلیفہ صاحب اس ایک بات سے ہی جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ آپ کی نیت بے نقاب ہو جاتی ہے

یہود کے نقش قدم پر

چودہ دواب والے الہام کے متعلق بھی آپ کا طریق ایک مدلّس کا طریق ہے آپ اس غرور میں ہیں۔ کہ الہام کے آخر میں جو یہ الفاظ ہیں کہ بما عصوا وکانوا یعتدون۔ چونکہ یہ الفاظ قرآن کریم میں یہودیوں کے حق میں استعمال ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر کردہ اصحاب پر چسپاں نہیں ہو سکتے۔ یہ دلیل ایک مخفی تکبر اور نخوت پر مبنی ہے۔ مگر بہرحال اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں بے شک یہ الفاظ یہود کے لئے آئے ہیں۔ مگر ان الفاظ کو یہود کے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں۔ بلکہ ہر شخص جو گناہ اور عدوان کا طریق اختیار کرے۔ اس کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں ان الفاظ کا مصداق یہود نہیں ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ مراد ہیں۔ جو خدا کی مشیت کے مقابل پر آ کر جماعت میں تفرقہ ڈالنے والے۔ اور نفاق قائم کرنے والے ہیں۔ اور جو فعل آپ نے کیا ہے۔ وہ یقیناً گناہ اور عدوان کا طریق ہے۔ جس سے جماعت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی ہے۔ اور اس کا ایک حصہ صراط مستقیم سے ایسا گرا ہے کہ بظاہر صلاح کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی خفیف گناہ نہیں۔ اور اس گناہ کا ارتکاب بھی آپ لوگوں نے ایک خلاف واقعہ بات کہہ کر کیا ہے۔

علاوہ ازیں آپ مجھے معاف فرمائیں۔ کیا یہ درست نہیں کہ جس طرح آپ باوجود حق کھل جانے کے اپنی غلطی کا اقرار نہیں کرتے اور اپنے آپ کو پاک اور مزکّی انسان سمجھتے ہیں۔ یہود بھی ایسا ہی خیال کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ان کے متعلق آیا ہے کہ الم تر الی الذین یزکون انفسھم یہ الفاظ قرآن شریف نے یہودیوں کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ جن کے قدم پر آپ اس وقت چل رہے ہیں۔ افسوس کہ آپ یہودیوں کا سا فعل کرتے ہیں اور پھر انہی کی طرح مزکّی بھی بنتے ہیں۔ اور پھر کوئی شخص اس حقیقت کی طرف اشارہ کرے۔ تو آپ بگڑتے ہیں۔

مجدد تیرہ ہوئے ہیں نہ کہ چودہ

آپ نے چودہ دواب والے الہام پر استہزاء کا طریق اختیار کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ کیوں نہ اس الہام کو چودہ مجددین پر منطبق کر دیا جائے۔ افسوس ہے کہ آپ کو اسقدر بھی علم نہیں کہ مجدد تیرہ گذرے ہیں نہ کہ چودہ۔ کیونکہ پہلی صدی میں تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور مجدد کی ضرورت نہیں تھی۔ اس عقل و دانش پر آپ اپنے آپکو الزامات سے بری ثابت کرتے اور قادیانیوں کے عیوب شمار کرتے ہیں۔ افسوس صد افسوس۔

پیشگوئی کا پورا کرنا خدا کا کام ہے

پھر اسی ذیل میں آپ مجھ پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ میں ملہم کی تاویل کو نہیں مانتا اور خود اپنی تاویل پیش کرتا ہوں۔ یہ کیسی حق پوشی ہے۔ مکرم مولوی صاحب خدا آپ کی آنکھیں کھولے۔ کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ پیشگوئی کی تاویل جو قبل از وقت کی جاتی ہے۔ خواہ ملہم کی طرف سے ہو یا غیر ملہم کی طرف سے اس میں بہر صورت غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ پوری ہو جائے۔ اور کسی واقعہ پر عملاً منطبق ہو جائے۔ تو پھر ایک غیر ملہم بھی اسکو سمجھ سکتا ہے بشرطیکہ اسکے فہم میں کوئی نقص نہ ہو اور وہ ایسا مولوی نہ ہو۔ جس کے متعلق یہ خدائی حکم نازل ہو چکا ہو۔ کہ الہامات کے سمجھنے میں سب سے کچا مولوی نکلا۔ پھر آپ نے یہ بھی نہیں سمجھا۔ کہ کسی پیشگوئی کا پورا کرنا نہ تو کسی ملہم کا فعل ہے۔ نہ کسی غیر ملہم کا۔ بلکہ وہ خود خدائے علیم و خبیر کا فعل ہے۔ سو آپ کا غصہ بجائے اس کے کہ اللہ پر ہو۔ جو اس پیشگوئی کو پورا کرنے والا ہے مجھ پر ہے۔ کہ میں نے اس کو پبلک میں کیوں پیش کر دیا۔ اور اس ضمن میں آپ مجھے ان جرائم کا مرتکب قرار دیتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک کی۔ اور انجمن کی ہتک کی وغیرہ وغیرہ۔ میں کہتا ہوں میں نے پیشگوئی کو پورا نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ میں نے انجمن کو نہیں توڑا بلکہ اللہ نے توڑا ہے۔ اور یہ نتیجہ خود آپ کے اور آپ کے لاہوری رفقا کے ہاتھ سے عمل میں آیا ہے۔

عصیان اور اعتدا کا طریق

آپ کا پہلا گناہ یہ تھا۔ کہ الوصیت کے متعلق خلاف واقعہ اظہار سے کام لیا۔ اور پھر خود خلافت کو قائم کر کے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے بیعت کر کے پھر آپ نے دوسرا گناہ کیا۔ کہ خود اپنی تجویز کردہ خلافت سے برگشتہ ہو کر دوسری خلافت سے بغاوت اختیار کی۔ اور بموجب آیت استخلاف فاسقوں میں داخل ہو گئے۔ اور اس بغاوت کے بعد اس حکم کی خلاف ورزی کی ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءتھم البینات اور طرفہ یہ ہے کہ اس عظیم الشان تفرقہ کا باعث ایک ایسا مسئلہ قرار دے رکھا ہے۔ جس میں آپ کے استدلال کی بنیاد محض ریت پر ہے۔

یہ سب باتیں عصیان اور اعتداء کا درجہ رکھتی ہیں۔ مگر بجائے اس کے کہ آپ ان جرموں پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے۔ آپ اپنے عصیان میں زیادہ دلیر ہوتے جا رہے ہیں۔ ان گناہوں کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان عصاۃ نے لاہور میں علیحدہ انجمن بنا کر قادیانی جماعت سے لڑنے کا ایک مورچہ قائم کر دیا ہے۔ اور اپنی دوکان کی رونق بڑھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کو بدنام کرنے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ یہ سب کچھ کر کے اپنے فعل کو معصومانہ اجتہاد کی ٹوکری میں ڈال رہے ہیں۔ مگر یقیناً آپ اس قسم کے اجتہادوں سے خدائی ملامت سے بچ نہیں سکتے۔

ایک فیصلہ کن بات

بالآخر میں دواب والے الہام کے متعلق آپ کے معاندانہ جھگڑے کو ایک بات میں ختم کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ آپ چودہ دواب والے الہام کو ایسے چودہ مخالفین پر منطبق کر دیں کہ نہ تو ان پر کوئی آیت منفس پڑھایا جا سکے اور نہ کوئی کم کیا جا سکے اور نحوی اور ادبی قواعد کی رو سے بھی اس پر کوئی اعتراض وارد نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ جو دوسرا الہام ہے کہ "وہ کام جو تم نے کیا وہ خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا" وہ بھی صحیح طور پر چسپاں ہو جائے تو اس صورت میں میں اپنے انطباق کو غلط سمجھتے ہوئے اپنی دلیل واپس لے لوں گا۔ گو آپ الہاموں کے سمجھنے میں کچے ہیں۔ لیکن اگر آپ چاہیں تو اس سوال

شربت فولاد فواکہ

یہ شربت اصلی فولاد کو عرصہ دراز تک پھلوں کے رس میں حل کر کے تیار کیا جاتا ہے دیگر فولاد کے شربتوں سے اپنی سائنٹیفک ترکیب دوائد کے لحاظ سے ممتاز و مقبول ہے۔ اس کی خاصیت یہ ہے۔ کہ معدہ و جگر کے فعل کو تیز کر کے غذا جلد جلد ہضم کراتا ہے۔ جس سے خون بکثرت پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ اور بدن میں ایک حیرت انگیز طاقت و شگفتگی پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک شیشی بیس خوراک عہ۔

نوٹ۔ دواخانہ ہذا میں علاوہ بیاض خاندانی مخلیہ کے مخصوص مجربات کے دیگر امراض کے مرکبات بھی تیار ہوتے ہیں۔ تاجروں کو معقول کمیشن اور مبلغین تحریک جدید سے خاص رعایت ہے۔

مینجر جہانگیری دواخانہ بارہ ٹوٹی صدر بازار دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ صوبہ بہار کا شاندار سالانہ تبلیغی جلسہ اور کانفرنس

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بہار کا سالانہ جلسہ اور کانفرنس اس دفعہ بمقام خان پور ملکی ضلع مونگیر میں جو ایک گاؤں ہے۔ اور یہاں اسی سال جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے۔ ۱۳ ؍شہادت لغایت ۱۵؍ شہادت بفضلہ تعالےٰ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ جس میں ہمارے علماء مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ قادیان سے۔ مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ یوپی آگرہ سے۔ ابوالبشارت مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ صوبہ بہار و اڑیسہ۔ اڑیسہ سے جناب حکیم خلیل صاحب مونگیر سے تشریف لاتے۔ کارروائی جلسہ مطابق پروگرام مندرجہ ذیل تین روز تک جاری رہی۔

پہلا اجلاس ۱۳ ؍شہادت بوقت صبح بصدارت ابوالبشارت مولوی عبد الغفور صاحب تلاوت قرآن مجید و نظم سے شروع ہوا۔ جس میں توحید باری تعالےٰ پر جناب حکیم خلیل احمد صاحب نے نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی اور نہایت مدلل طریقہ سے توحید باری تعالےٰ کے متعلق جماعت احمدیہ کے نظریہ کو پیش کیا۔ آپ کے بعد مولوی عبد المالک خان صاحب نے انسان کامل کے موضوع پر نہایت حسن و خوبی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل انسان ثابت کیا۔ ماشاء اللہ حاضرین کی تعداد جس میں علاوہ احمدیوں کے ہندو بھائی وغیر احمدی صاحبان موجود تھے کافی تھی۔

دوسرا اجلاس بصدارت مولوی عبد المالک خان صاحب تلاوت قرآن کریم و نظم سے شروع ہوا۔ جس میں مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے اسلام کی رواداری پر دل آویز تقریر کی۔ آپ نے مدلل طریقے سے متعدد نظائر پیش کر کے ثابت کیا کہ اسلام کے سوا دیگر مذاہب میں رواداری کا نام و نشان نہیں ہے۔ اور اس کے بعد مولوی ابوالبشارت عبد الغفور صاحب نے آمد کرشن کے موضوع پر مؤثر تقریر فرمائی۔ جس کو سامعین نے بڑی دلچسپی سے سنا۔

دوسرے روز یعنی ۱۴ ؍ماہ شہادت کو پہلا اجلاس بوقت ۷½ بجے صبح بصدارت جناب حکیم خلیل احمد صاحب شروع ہوا۔ جس میں اختلافی مسائل پر مولوی عبد المالک خان صاحب مولوی فاضل نے ۱½ گھنٹہ تقریر کی۔ اور بھگوان کرشن اوتار پر جناب مہاشہ محمد عمر صاحب نے تقریر کی۔ دوسرا اجلاس بوقت بجے شام بصدارت مولوی اختر علی صاحب شروع ہوا۔ جس میں اختلافی مسائل کا بقیہ حصہ مولوی عبد المالک صاحب مولوی فاضل نے بیان فرمایا۔ اور ختم نبوت پر مولوی عبد الغفور صاحب نے تقریر کی۔

تیسرے دن کا پہلا اجلاس بوقت ۸ بجے صبح بصدارت مولوی نصیر الدین احمد صاحب وکیل شروع ہوا۔ جس میں مولوی عبد الغفور صاحب نے مسئلہ اجرائے نبوت پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ ان کے بعد مولوی عبد المالک صاحب نے متعدد اعتراضات پیش کر کے ان کے جواب دیئے۔

دوسرا اجلاس بوقت ۷ بجے شام بصدارت جناب مولوی سید وزارت حسین صاحب نائب امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بہار شروع ہوا۔ جس میں جناب مہاشہ محمد عمر صاحب نے وید اور قرآن کریم کے موضوع پر قریب ایک گھنٹہ کے تقریر کی۔ اور جناب حکیم خلیل احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں آ کر کیا کیا کے عنوان پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ ہر سہ روز سامعین کی تعداد کافی رہی باوجودیکہ غیر احمدیوں نے اپنے مولوی صاحب کو بلا کر علیحدہ جلسہ اس غرض سے قائم کیا کہ غیر احمدیوں کی شرکت ہمارے جلسہ میں نہ ہو۔ مگر قربان جاءیں اس خدا کے بزرگ و برتر کے جس کے قبضہ قدرت میں جمیع مخلوقات کی جانیں ہیں اور جو مقلب القلوب ہے۔ باوجود غیر احمدیوں کی کوشش بلیغ کے اللہ تعالیٰ نے ان کے جلسہ سے کھینچ کھینچ کر ہمارے جلسہ میں لوگوں کو شریک کیا۔ نہ صرف اتنے پر اپنے فضل و کرم کو موقوف نہیں کیا۔ بلکہ ان سعید روحوں کو جو صداقت کی متلاشی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آستانہ پر لا کر حاضر کیا۔ جن کی تعداد ۵ بحوالہ تحریری رپورٹ مع مستورات ۵ ہے۔ ان نو واردوں نے نہایت انشراح صدر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلقہ غلامی کو بخوشی قبول کیا اور بیعت کا خط لکھ کر داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ فالحمد للہ۔ مستورات میں جناب حکیم خلیل احمد صاحب کی اہلیہ نے کافی تبلیغ کی اور تقریر فرمائی جس کے اثر سے مستورات بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ رپورٹ، تبلیغی جلسہ ہر روز صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے دن تک اور شام ۷ بجے سے ۱۱ بجے شب تک ہوتا رہا درمیانی وقفہ میں مجلس مشاورت کی کارروائی بھی ہوتی۔

گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ میں ملازمت کا نادر موقع

۱۔ فیڈرل پبلک سروس کمشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس کی زیر نگرانی ۵ دسمبر ۱۹۴۰ء بروز جمعرات گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ۔ اور آرمی ہیڈ کوارٹرز میں کلرکوں کی بھرتی کے لئے ایک مشترکہ مقابلہ کا امتحان ہو گا۔

۲۔ امتحان کے لئے کمشن کی مطبوعہ فارموں پر درخواستیں ۲۲ ؍مئی ۱۹۴۰ء تک سکرٹری کمشن مذکور کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔

۳۔ امتحان کی فیس غالباً پندرہ روپیہ ہے۔ جو کہ درخواست کے ساتھ بھیجی جاوے گی۔

۴۔ امتحان کے لئے مندرجہ ذیل مقامات سنٹر مقرر کئے گئے ہیں
الہ آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ اور مدراس۔

۵۔ امتحان میں شامل ہونے والے امیدواروں کی تاریخ پیدائش یکم جولائی ۱۹۲۰ء سے پہلے اور یکم جولائی ۱۹۲۳ء سے بعد کی نہیں ہونی چاہیئے۔ ہاں ایسے امیدوار جن کی تاریخ پیدائش یکم جولائی ۱۹۲۰ء سے پہلے کی ہے۔ مگر یکم جولائی ۱۹۱۶ء سے پہلے کی نہیں۔ وہ صرف آرمی ہیڈ کوارٹرز میں ملازمت کے لئے درخواست کر سکتے ہیں۔

۶۔ امتحان میں شامل ہونے کے لئے کم از کم تعلیمی معیار میٹرک یا اس کے برابر کا کوئی امتحان ہے۔

۷۔ ایسے امیدوار جنہوں نے میٹرک یا اس کے برابر کا کوئی امتحان دیا ہوا ہو مگر ابھی تک اس کا نتیجہ نہ نکلا ہو وہ بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ کمشن ان کی درخواستیں مشروط طور پر منظور کرے گی۔ نتیجہ کی اطلاع بعد میں کی جا سکتی ہے۔ جس پر درخواست کی منظوری کا آخری فیصلہ ہو گا۔

۸۔ امتحان مندرجہ ذیل مضامین میں ہو گا۔

۱۔ حساب	۱۰۰ نمبر	وقت ایک گھنٹہ
۲۔ جنرل نالج	۱۰۰ نمبر	" "
۳۔ انگلش کمپوزیشن	۳۰۰ نمبر	۲ گھنٹے

۹۔ امتحان میں پاس ہونے کے بعد دفتر میں جگہ ملنے پر تین ماہ کے اندر کمشن کی طرف سے منعقد کردہ ٹائپ کا امتحان بھی پاس کرنا ہو گا۔

۱۰۔ گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ میں موجودہ گریڈ ۷۵۔۳۔۸۰۔۴۔۲۰۰ ہے۔ اور آرمی ہیڈ کوارٹرز میں ۶۰۔۳۔۱۲۰۔۴۔۵۰۰ ہے۔

۱۱۔ مزید تفصیلات اور درخواست کے فارم کے واسطے سکرٹری۔ فیڈرل پبلک سروس کمشن میٹکاف ہاؤس دہلی Secretary Federal Public Servic Commission Metcalf House Delhi کو تحریر کیا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۷۷ء۵ منکہ امۃ الحفیظ بیگم زوجہ چوہدری ذکاء اللہ خان صاحب قوم راجپوت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن شیر ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

منقولہ۔ زیورات۔ گلوبند وزنی ۵ تولہ قیمتی ما ۔ انگوٹھی طلائی ۔ لچھیاں نقرئی جوڑی ۔ کانٹے طلائی ۔ کل قیمت اندازاً دو صد روپیہ۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

غیر منقولہ۔ زمین سفید دس مرلہ غیر مزروعہ واقعہ محلہ دارالبرکات قیمتی ۲۰۰ روپے یعنی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کل قیمتی چار صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ یعنی للعہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ چھ صد روپیہ منجملہ ایک ہزار روپیہ زر مہر جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں پوری کوشش کروں گی۔ کہ اپنی زندگی میں حصہ وصیت ادا کر دوں لیکن اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں۔ تو بعد وفات میرے ترکہ سے وصول کر لی جائے۔ العبدہ۔ امۃ الحفیظ بیگم بقلم خود گواہ شد نصرت اللہ گوہر والد موصیہ گواہ شد گواہ شد علی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی قادیان گواہ شد:۔ محمد ذکاء اللہ خان بقلم خود شوہر موصیہ۔

نمبر ۵۵۹۹ منکہ شریفہ بیگم زوجہ قریشی محمد اکمل صاحب قوم قریشی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۳ ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ مہر پانصد روپیہ جس میں سے اڑھائی صد روپیہ میں اپنے خاوند سے بصورت زیور وصول کر چکی ہوں۔ اور باقی اڑھائی صد روپیہ ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے علاوہ سونے کا زیور وزنی ایک تولہ چار ماشہ قیمتی مبلغ پچاس روپے اور چاندی کا زیور ۳۵ تولہ قیمتی مبلغ ۲۸/۰ روپے ہے۔ اور اس کے علاوہ میرے والد صاحب مرحوم کے ترکہ میں سے زمین قادیان اور ماچھیواڑہ ضلع لدھیانہ میں میری ملکیت ہے۔ ان ہر دو جگہ کی اراضی کی موجودہ قیمت اڑھائی صد روپیہ اندازاً ہے۔

علاوہ ازیں میرے پاس ایک سلائی کی مشین پرانی ہے۔ جس کی قیمت اندازاً پچیس روپے ہے۔ اس طرح میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ بمع بقیہ مہر مبلغ ۸۲۳/۰ روپے کی بنتی ہے۔ سو میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میری وفات کے وقت اس کے علاوہ جو جائیداد بھی ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں وہ اس رقم میں سے منہا سمجھی جائیں گی۔ کاتب الحروف محمد احسن قریشی قادیان۔ العبدہ شریفہ بیگم گواہ شد محمد اکمل قریشی خاوند موصیہ گواہ شد حکیم عبد الرحمٰن قریشی برادر کلاں موصیہ ماچھیواڑہ ضلع لدھیانہ

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے تاخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

تلاش گمشدہ

محمد الدین ولد منشی عبد الدین صاحب پٹواری چک ۳۸۴ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور عمر ۲۰ سال قد درمیانہ رنگ نیم گندمی عرصہ بیس یوم سے گم ہے۔ لائلپور سے خبر ملی ہے اگر وہ قادیان میں فوت ہو چکا ہے۔ مگر قادیان میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ اس لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ سے عرض ہے۔ کہ حلیہ مندرجہ بالا کا کوئی شخص اگر ان کو ملے تو نظارت امور عامہ قادیان کو اطلاع کر دیں۔ تلاش کرنے والے صاحب کو حسب انعام دیا جائے گا۔ خاکسار۔ رحمت اللہ امرتسری

سنگ سلاجیت

مرگی و دیوانگی کو دور کرتی۔ جذام کو ہٹا دیتی۔ استسقاء میں بہت مفید۔ رنگ کو نکھارتی۔ دمہ کو دور کرتی۔ پتھری کو نکالتی بیرد کو جوان بنا دیتی۔ بڑھاپے کی کمزوریوں کو دور کرتی۔ ذیابیطس اور سلس البول و جریان کے لئے بہت مفید۔ غرضیکہ اعضائے رئیسہ و شریفہ کیلئے اکسیر۔ دراصل یہ اس پتھر کا جوہر ہے جس میں لوہا۔ تانبا۔ چاندی اور سونے کی کانیں ہوتی ہیں۔ گویا ان جملہ مقویات کا یہ قدرتی کشتہ ہے تاکہ امیر و غریب اس نعمت سے یکساں فائدہ اٹھا سکیں۔ اس کی قیمت برائے نام یعنی ایک چھٹانک کی قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔ چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔ بازار سے ایسی اعلیٰ چیز آپ کو ایک روپیہ تولہ پر بھی نہ مل سکے گی۔ کثرت سے تعریفی خطوط آتے ہیں۔ تنہا دنوں میں سے چند ایک ملاحظہ ہوں۔

بالکل صحت ہو گئی

جناب چوہدری ابو محمد عبد اللہ صاحب نمبردار کھیوہ باجوہ ڈاکخانہ کلاسوالہ سے لکھتے ہیں کہ پہلے آپ سے سنگ سلاجیت منگوائی تھی جو ٹونکی دودوں سے قریباً کلی صحت ہو گئی اب ایک اور بیمار کیلئے فوراً ایک چھٹانک جلد بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

آپکی سلاجیت سب سے بڑھ کر رہی

جناب حکیم سید علی الدین صاحب ہیڈ مدرس سکول مہوہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہمیرپور سے لکھتے ہیں کہ اس سے پہلے ایک دو چھٹانک سنگ سلاجیت آپ سے منگوائی تھی مجھ کو بہت کام دیا۔ زنانہ دوائی تھا جس کا استعمال کسی دوائی سے ہو رہا تھا ہر دواری سلاجیت کی تعریف سنکر اسکا بھی استعمال کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا آپکی سنگ سلاجیت سے الحمد للہ نزلہ دور ہو گیا دیگر امراض زکامی میں غیر معمولی فائدہ ہوا۔ قوی امید ہے کہ مسلسل استعمال سے جملہ امراض کی بیخکنی ہو جائیگی مجھ کو یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ آپکی ادویات کے خواص مندرجہ سے بھی زیادہ مؤثر ہیں۔ بدیں ہذا دس تولہ سنگ سلاجیت بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

بالکل آرام آگیا

جناب مستری عنایت اللہ صاحب ورکس شاپ ہیڈ خانکے سے لکھتے ہیں کہ ایکدفعہ پہلے بھی آپ سے سنگ سلاجیت منگوائی تھی میری کمر میں سخت درد تھی اس کے استعمال سے بالکل آرام آگیا۔ براہ کرم دو چھٹانک اور بذریعہ وی پی ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

تجارتی منافع حاصل کرنے کا عمدہ طریق

ہم اس اعلان کے ذریعہ ان تمام دوستوں کی خدمت میں جو اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانے کی خواہش رکھتے ہوں۔ گذارش کرتے ہیں۔ کہ جو روپیہ آپ ہماری معرفت تجارت پر لگائیں گے۔ اس کا منافع ہر ششماہی پر آپ کو ملے گا۔ اور اصل روپیہ بھی ہر وقت واپس لیا جا سکتا ہے۔ آج تک بیسیوں آدمی کافی فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور اپنا اصل روپیہ مع منافع واپس لے چکے ہیں۔ روپیہ ہر طرح محفوظ رہتا ہے پس جو دوست اپنا روپیہ محض الماریوں میں بند رکھ کر کوئی فائدہ نہیں اٹھا رہے ان کے واسطے بہترین معرف ہے جس سے منافع بھی معقول ملے گا۔ اور اصل روپیہ بھی ہر طرح ضائع ہونے سے محفوظ رہے گا۔ جو حسب ضرورت واپس بھی دیا جاتا ہے۔ پس حاجتمند صاحبان فوراً توجہ فرما کر اپنا روپیہ ہمارے پاس تجارت پر لگائیں۔ ایک حصہ ایک ہزار روپیہ کا ہے۔ نصف پانچسو کا ہے اور جو صاحب اس سے کم لگانا چاہیں۔ وہ اس سے کم بھی لگا سکتے ہیں۔

المشتہران محبوب عالم اینڈ سنز مالکان راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ایمسٹرڈم ۲۳ اپریل۔ ہالینڈ کی راہ سے برطانیہ پر حملہ کرنے کی سازش کا انکشاف اس طرح ہوا ہے۔ کہ ایک نازی جاسوس پکڑا گیا ہے۔ جس نے بتایا ہے۔ کہ پروگرام یہ تھا۔ کہ ہالینڈ کی سرحد پر پہنچ کر جرمن طیارے تیس ہزار فٹ کی بلندی پر پہنچ کر انجن بند کر دیں۔ اور پھر گذر کر کنٹرول دیں۔ حکومت ہالینڈ نے سرحدی اور ساحلی علاقوں پر فضائی نگرانی مضبوط کر دی ہے۔ آواز معلوم کرنے والے آلے بھی سرحدوں پر نصب کر دیئے گئے ہیں۔

لاہور ۲۳ اپریل۔ اونچی مسجد بھاٹی گیٹ سے دس برقعہ پوش عورتیں بینچے اٹھائے ہوئے مظاہرہ کے لئے نکلیں۔ اور نعرے لگاتی ہوئی مختلف بازاروں سے گذرتی سنہری مسجد میں داخل ہو گئیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان میں سے اکثر ان لوگوں کی رشتہ دار تھیں۔ جو ۱۹ مارچ کے ہنگامہ میں ہلاک ہوئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ خاکسار رضاکاروں نے جن مساجد میں وہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ باوردی اور بیلچے اٹھا کر پریڈ کرنا شروع کر دی ہے۔

مدراس ۲۳ اپریل۔ سر محمد عثمان کو مدراس یونیورسٹی کا چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ مصوروں کی ایک بڑی تعداد فوج میں اس لئے بھرتی کی گئی ہے۔ کہ آنے والی نسلوں کے لئے میدان جنگ کے مناظر کی تصاویر تیار کریں۔

جنگ میں حکومت کی امداد کے لئے تخفیف اخراجات کی جو مہم شروع کی گئی تھی۔ اس کے نتیجہ میں اب تک گیارہ کروڑ پونڈ کی بچت ہو چکی ہے۔

بلگریڈ ۲۳ اپریل۔ بلگیرین گورنمنٹ نے سابق وزیر داخلہ اور پولیس چیف کو گرفتار کر کے کسی نامعلوم جگہ پر نظربند کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ ناروے میں جرمنی کی جو فوجیں ٹرانیم میں ہیں۔ ان پر انگریزوں اور ان کے ساتھیوں نے دونو طرف سے چڑھائی شروع کر دی ہے اور وہ بڑی پھرتی سے آگے بڑھ رہے ہیں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ ایک دستہ بمباس سے آگے بڑھ چکا ہے۔ ناروے کے وسطی علاقہ میں اور انگریزی فوجیں پہنچ چکی ہیں۔ اور اب وہ آسلو سے صرف ستر میل دور ہیں۔

رائل ایرفورس کے طیارے جرمنی۔ ڈنمارک اور ناروے کے جرمن ہوائی اڈوں پر حملے کر رہے ہیں۔ یہاں ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ کل رات آلبواگ۔ کرسٹین سنڈ اور آسلو کے ہوائی اڈوں پر شدید حملے کئے گئے ان حملوں کے تفصیلی حالات گو ابھی نہیں معلوم ہو سکے۔ مگر یہ پتہ لگا ہے کہ کافی کامیابی ہوئی ہے۔ دشمن کے جہازوں نے انگریزی ہوائی جہازوں پر گولے پھینکے۔ جس کے جواب میں انہوں نے بمباری کی۔ جس سے دو جرمن جہاز زمین کی تہ میں پہنچ گئے۔

آج برطانیہ کے اخبارات نے لڑائی کے بجٹ پر جو کل پارلیمنٹ میں پیش ہوا تھا۔ پسندیدگی کا اظہار کیا اور لکھا ہے۔ کہ لوگ خوشی سے یہ نئے ٹیکس ادا کریں گے۔ کیونکہ لڑائی میں کامیابی کے لئے یہ ضروری ہیں۔ امریکہ کے اخبارات نے لکھا ہے کہ اس سے پتہ لگتا ہے کہ برطانیہ ایک لمبی لڑائی کا ارادہ رکھتا ہے۔

پیرس ۲۴ اپریل۔ مغربی مورچہ پر جرمنی کا ایک طیارہ نیچے گرا لیا گیا۔ اتحادیوں کے ایک طیارہ کو بھی آگ لگ گئی۔ جرمنی کے گشتی دستوں کو بھی پیچھے دھکیل دیا گیا دریائے رائن کے کناروں پر بھی جھڑپیں ہوئیں۔ اور گولیاں چلائی گئیں۔

لاہور ۲۴ اپریل۔ آج اسمبلی میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ حکومت لاہور اور صوبہ کے دوسرے بڑے بڑے شہروں میں ملانے والی گیس کے دستے رکھنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

بمبئی ۲۴ اپریل۔ حکومت بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ یہ خبر غلط ہے کہ وہ شراب بندی کی پالیسی کو بدلنے کا ارادہ رکھتی ہے البتہ ہائیکورٹ کے فیصلہ سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ وہ اس پر غور کر رہی ہے۔

پیرس ۲۴ اپریل۔ خبر پہنچی ہے کہ جرمن فوجیں بالٹک کی بندرگاہوں سے جہازوں میں سوار ہو رہی ہیں شاید سویڈن میں سے ہو کر ناروے پہنچنے کی کوشش کریں گی۔ جرمن ہوائی جہاز سویڈن پر اڑ رہے ہیں۔ ادھر جرمنی ریڈیو سے سویڈن کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ سٹاک ہوم سے جو خبریں پہنچی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ خشکی پر جہاں ناروے اور اتحادیوں کی فوجوں کا مقابلہ جرمنی سے ہونے والا ہے۔ وہاں انگریزی فوجیں جلد جلد پہنچ رہی ہیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ لڑائی سے الگ رہنے والے ممالک میں سے اٹلی کا ایک جہاز جو پانچ ہزار ایک سو ٹن کا تھا جرمنوں نے ڈبو دیا۔ اس پر مشین گن سے گولیاں برسائی گئیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل ناروے کے پاس سمندری لڑائی شروع کرنے کا سہرا ایک برطانوی ڈبکنی کشتی کے کپتان کے سر ہے جس نے نو ہزار ٹن کے جرمن جہاز پر بم مار کر اسے ڈبو دیا۔ اور جب جہاز کے کپتان نے سمندر میں چھلانگ لگائی۔ تو ڈبکنی کشتی نے اسے بچا لیا۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ چودہ جرمن جہاز جاوا کی بندرگاہوں میں چھپنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں کی بڑی جنگی کونسل میں پولینڈ اور ناروے کے نمائندے بھی شریک ہو گئے ہیں۔ کونسل نے نارویوں کی بہادری کو سراہا کہ وہ ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر ناروے کے نمائندوں نے کہا کہ فرانس اور انگلستان نے فوراً ناروے کی مدد کی ہے کونسل نے لڑائی سے متعلق کئی ایک اہم مسائل پر بحث کی

لنڈن ۲۴ اپریل۔ سمندر سے سرنگیں صاف کرنے والے پانچ جرمن جہاز سویڈن کی حد میں گھس آئے تھے مگر سویڈن کے جہازوں نے انہیں اپنی حدود سے نکال دیا۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ اودھم سنگھ جس پر سر مائیکل اڈوائر کو قتل کرنے کا الزام ہے اس کے مقدمہ کی سماعت ۲۸ مئی پر ملتوی رکھی گئی ہے۔

کلکتہ ۲۴ اپریل۔ بنگال اسمبلی کے ممبر عبد الرحمٰن صدیقی جو آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبر ہیں کلکتہ کے میئر منتخب کئے گئے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ہندو مہا سبھا کے نمائندے کو ناکام رہنا پڑا۔

دہلی ۲۴ اپریل۔ آزاد مسلم کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر حاجی محمد صاحب کلکتہ سے دہلی پہنچ گئے ہیں۔ کانفرنس میں ۵۰ ہزار لوگوں کے شامل ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ جن پارٹیوں نے یہ کانفرنس بلائی ہے۔ وہ پچاس پچاس ڈیلیگیٹ بھیجیں گی۔ خان بہادر اللہ بخش سابق وزیر سندھ صدر کانفرنس جمعہ کو دہلی پہنچیں گے۔ سٹیشن پر ان کا استقبال کیا جائے گا اور جلوس نکالا جائے گا۔

دہلی ۲۴ اپریل۔ اگلے مہینہ کی ۵ تاریخ تک سرکاری طور پر اعلان کر دیا جائے گا۔ کہ مرکزی اسمبلی کی مدت بڑھائی جائے گی یا نیا انتخاب ہوگا۔ اگلے ستمبر تک اسمبلی کے انتخاب پر چھ سال ہو جائیں گے عام طور پر اسمبلی کی مدت تین سال ہوتی ہے

لنڈن ۲۴ اپریل۔ مغربی مورچے پر انگریزوں کے چھوٹے لڑنے والے جہازوں نے جرمنوں کا ایک جہاز گرا لیا اور ایک جہاز کو آگ لگا دی۔ دریائے رائن کے کنارے بھی جھڑپ ہوئی اور ایک دوسرے پر گولیاں چلائیں۔

لاہور ۲۴ اپریل۔ پنجاب اور دہلی کی حکومتوں نے حکم دیا ہے کہ خاکسار تحریک

Digitized by Khilafat Library Rabwah